حاملہ عورت کے احکام

(عبادات)

احادیث اور فقہ کی کتابوں میں حاملہ عورت کے احکام دوسرے مسائل کے ساتھ مندرج ملتے ہیں مگر ان احکام کو ایک عنوان کے تحت مرتب کر کے افادہ عام کیلئے یہ ترتیب پہلی مرتبہ مجلّہ 'الحکمۃ' میں 'یحیٰ بن عبدالرحمٰن الخطیب' کے قلم سے شائع ہوئی ہیں۔ ایقاظ نے اس مختصر کتابچے کا ترجمہ سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے، جسے بعد میں کتابچے کی صوت میں شائع کیا جائے گا۔

طہارت: حاملہ عورت کے خون جاری ہونا

حمل کے دوران میں مہبل سے خون جاری ہونے میں اہل علم کے ہاں چند تفصیلات پائی جاتی ہیں۔ احادیث مبارکہ میں مختلف حالات میں آپ ؐ اُس صورت کے مطابق حکم جاری فرمادیتے تھے۔ بعد میں جملہ احادیث کو سامنے رکھ کر علمائے کرام اور ائمہ عظام نے جو احکام استنباط کیئے ہیں اُن کی تفصیل یوں ہے۔ علماء کرام کا ایک فریق حمل کے دوران میں مہبل سے جاری ہونے والے خون کو بھی حیض کا قائم مقام قرار دیتا ہے۔ اور حیض کے احکام بشمول ترک نماز یہاں لاگو کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ یہی فرماتے ہیں۔ اُن کی دلیل سورہ بقرہ کی یہ آیت ہے:

ویسئلونک عن المحیض. قل ھو أذیً فاعتزلوا النساء فی المحیض (آیت ۲۲۲)

وہ فرماتے ہیں کہ پوچھتے ہیں حیض کا کیا حکم ہے؟ کہہ دو وہ ایک گندگی (ناپاکی) کی حالت ہے (تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ) اس مدت میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ"۔

اِس آیت مبارکہ میں مطلق حیض کا ذکر ہے، جو کسی وقت بھی خارج ہوسکتا ہے خواہ عورت حمل سے ہو یا بغیر حمل کے۔ اِسی طرح فاطمہ بنت ابی حبیش سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (**إذا کان دم الحیضۃ فانہ دم اسود یعرف**) اگر سیلان رحم حیض کی وجہ سے ہو تو ایسا خون سیاہی مائل ہوتا ہے۔ (تجربہ کار عورتوں کی مدد سے) حیض والا خون بہ آسانی پہچانا جاتا ہے۔

آپ ؐ کے اس فرمان میں بھی کہیں تذکرہ نہیں ہے کہ سیلان رحم حمل کے ساتھ نہیں ہوتا۔

اسی طرح اُم المؤمنین عائشہؓ نے آپ ؐ سے پوچھا کہ حاملہ عورت کے خون جاری ہو جائے تو کیا وہ نماز پڑھتی رہے؟ اس کے جواب میں آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: (**لا تصلی حتی یذھب عنھا الدم**) نہیں، جب تک خون جاری رہتا ہے عورت نماز نہ پڑھے۔

علاوہ ازیں ائمہ کرام کی یہ رائے اس اصول پر ہے کہ عام حالات میں بالغ عورت کا خون جب حیض کی طرح گاڑھا سیاہی مائل بدبودار ہو تو وہ حیض ہی سمجھا جائے گا جس طرح دودھ پلانے والی عورت کو حیض آسکتا ہے، اُسی طرح حاملہ کو بھی حیض آسکتا ہے۔ جس طرح شریعت نے دودھ پلانے والی عورت کے حیض کے احکام الگ نہیں بتائے اسی طرح حاملہ کے حیض کے احکام بھی الگ سے بیان نہیں کیئے گئے۔ بنابریں محولہ بالا دلیلوں کی بنیاد پر ان ائمہ کرام کے نزدیک حاملہ عورت کو حیض آسکتا ہے اور جب کبھی جاری ہونے والے خون میں حیض والے خون سے مشابہت پائی جائے، وہ حیض کا خون سمجھا جائے گا اور ناپاکی کی حالت میں ہونے کی وجہ سے نماز ترک کی جائے گی۔

دوسری طرف حنابلہ اور احناف، حمل کے دوران جاری ہونے والے خون کو حیض سے الگ، سیلان رحم میں سے سمجھتے ہیں۔ اس رائے کے مطابق حاملہ عورت بدستور تمام نمازوں کی پابندرہے گی۔ صحابہ میں سے حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ اور ثوبانؓ کا یہی مذہب تھا۔ تابعین کی اکثریت کا بھی یہی قول ہے کہ حاملہ عورت کے جاری ہونے والا خون حیض

نہیں ہوتا۔ جن تابعین سے یہ قول ثابت ہے وہ ہیں: سعیدؒ بن مسیّب، عطاءؒ حسنؒ، جابر بن زیدؒ، عکرمہؒ، محمدؒ بن منکدر، شعبیؒ، مکحولؒ، حمادؒ، ثوریؒ، اوزاعیؒ، ابوثورؒ، سلیمان بن یسار اور عبداللہؒ بن حسن۔

یہ رائے شریعت کی درج ذیل دلیلوں سے ماخوذ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لا توطأ حاملٌ حتی تضع ولا غیر ذات حملٍ حتی تحیض حیضةً**

حاملہ عورت سے اُس وقت تک (نکاح کرکے) ہم بستری نہیں کی جائے گی جب تک وضع حمل نہ ہوجائے اور غیر حاملہ سے ہم بستری کیلئے ضروری ہے کہ (اُسے کم از کم) ایک حیض آ گیا ہو۔

اِس حدیث میں حاملہ اور غیر حاملہ کی عدت میں تفریق کی گئی ہے۔ حمل والی عورت کی عدت وضع حمل تک ہے اگر اُسے حمل نہ ہو تو پھر اعتبار حیض کا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حمل والی عورت کو حیض نہیں آتا۔

اسی طرح ایک صحابی نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دے دی۔ آپؐ نے حضرت عمرؓ کو ہدایت دے کر بھیجا کہ اُس سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجوع کرلے اور اُس کے بعد اُسے اختیار ہے کہ زوجیت میں لینے کے بعد اُسے حالت حمل میں یا پھر اَیام حیض کے علاوہ پاک حالت میں، چاہے تو طلاق دے دے۔

امام احمد بن حنبلؒ نے اِس حدیث مبارکہ سے یہ اصول اخذ کیا ہے کہ حمل کا ٹھہرنا ایسے ہے جیسے حیض کے بعد عورت کا پاک ہونا، کیونکہ ان دونوں حالتوں میں طلاق دینے (اگر دینی ہو) کو شریعت نے روا رکھا ہے۔ جس طرح سورہ طلاق میں اللہ تعالیٰ طلاق دینے کیلئے عورت کی (جسمانی) طبی حالت کا اعتبار کرتا ہے کہ **فطلقوهن لعدتهن** (عورتوں کو) اُن کی (مقررہ) عدت کیلئے طلاق دیا کرو۔

اس آیت مبارکہ سے امام احمد بن حنبلؒ نے عورتوں کی دو حالتیں مراد لی ہیں: ایک حیض سے پاک ہوکر بھلی چنگی ہوگئی ہو یا پھر وہ عورت حمل سے ہو، یعنی ایام حیض میں طلاق ناپسندیدہ ہے۔ اگر حمل کے دنوں میں بھی شریعت میں حیض کا اعتبار ہوتا تو پھر آپؐ یہ نہ فرماتے کہ: **لیطلقها طاهرا أو حاملاً**

''پاکی یا حمل کی حالت میں طلاق روا ہے''۔

جہاں تک حمل میں حیض کے اعتبار کیلئے فریق اول فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث کو بنیاد بناتے ہیں، تو اس حدیث سے حمل کے دنوں میں حیض کا آنا ثابت نہیں ہوتا، اس بنا پر کہ فریق اول بھی حیض کے خون اور سیلان رحم کے خون کی رنگت اور صفات میں فرق کا قائل ہے۔ سیلان رحم میں خون کا رنگ شوخ اور سرخ ہوتا ہے، کبھی ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ سیلان رحم میں حیض والی رنگت پائی جائے اور حیض کا خون رقیق (پتلا) ہوکر سیلان رحم والے خون کے مشابہ ہوجائے۔ شریعت کا مقصود اس حدث سے معمول کے حالات میں ہر دو قسم کے خون کی رنگت میں فرق بتا کر عام حالات میں حیض یا سیلان رحم میں سے ایک کو پہچان کر اُس کے مطابق پاک ہونے یا حالت عدم پاکی کا حکم لگانا ہے۔ جب خون کا جاری رہنا معمول سے ہٹ کر ہو تو پھر تمام اہل علم محض خون کی رنگ سے حکم مستنبط نہیں کرتے بلکہ شریعت کے دوسرا احکام اور طبی حالت کو سامنے رکھ کر حکم لگاتے ہیں۔ مثال کے طور پر فریق اول کے ائمہ کرام میں سے امام شافعیؒ معمول کے حالات میں تبدیلی کی وجہ سے دوسرے ذرائع پر اعتماد کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر رحم سے خون نکلنے کی مدت ایک دن رات سے کم ہو تو وہ حیض نہیں سمجھا جائے گا۔ (اس مختصر دورانیے میں حیض سمجھ کر جو نمازیں چھوڑ دی گئیں تھیں عورت ان کی قضا دے گی) اَیام کے مختصر ہونے کی وجہ سے خون کے رنگ پر اعتماد نہیں کیا گیا خواہ وہ سیاہی مائل بدبودار ہی کیوں نہ ہو۔ مدت کے کم ہونے سے حالات معمول پر نہیں رہے، اس لئے شرعی حکم کیلئے دوسرے ذرائع پر اعتماد کرنا پڑا۔ اسی طرح شافعیہ کے نزدیک اگر ماہواری کی مدت پندرہ دنوں سے اوپر ہوجاتی ہے تو وہ اس مدت کے بعد جاری رہنے والے خون پر بھی حیض کا حکم نہیں لگاتے کیونکہ اتنی بڑی مدت اُن کے ہاں حیض کیلئے معتاد (معمول کی) نہیں سمجھی گئی۔

بنابریں غیر معمولی حالات کے پیدا ہونے سے خون کی صفات کا اعتبار فریق اول کے نزیک بھی نہیں رہتا تو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش والی حدیث معمول کے حالات میں تو دلیل ہے لیکن ہر حالات میں جبکہ حیض کی مدت گھٹ کر ایک دن رات سے کم ہوجائے یا بڑھ کر دوسرے پندرواڑے میں چلی جائے، مذکورہ بالا حدیث معمول کے ایام کیلئے آپؐ نے ارشاد فرمائی تھی۔ اس حدیث کا حمل یا حمل کے بغیر کی (جسمانی) طبی حالت سے تعلق نہیں ہے۔

جدید طبی آلات سے جو تجربات ہوئے ہیں اور جو نتائج سامنے آئے ہیں ان کی رو سے اطباء کے ہاں یہی بات تسلیم کی گئی ہے۔ عام طور پر ایک ہزار حاملہ عورتوں میں سے پانچ ایسی ہوتی ہیں کہ جنہیں حمل کے پہلے ماہ میں معمولی قسم کا خون آتا ہے جو حیض سے مشابہہ ہوتا ہے لیکن دنیا بھر کے اطباء اس قسم کے خون کو حیض نہیں کہتے۔ عورت کے رحم سے جاری ہونے والے خون کے متعدد اسباب ہوتے ہیں۔

(الف) عورت کے رحم میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں جو بسا اوقات خون کے اخراج کا سبب بن جاتی ہیں۔

(ب) حمل کا معتاد جگہ کی بجائے رحم سے باہر ٹھہرنا۔ ایسا حمل جان لیوا ہوتا ہے، پیٹ کے درد اور بلڈ پریشر میں شدید کمی کی وجہ سے رحم سے خون کا اخراج شروع ہوجاتا ہے اور عام طور پر ایسی حالت میں فوراً جراحت کی جاتی ہے۔

(ج)　حمل کی دوسری پیچیدہ حالتوں میں بھی عورت کے رحم سے خون جاری ہوسکتا ہے۔

بنابریں حمل کی حالت میں جاری ہونے والے خون کو محض ظاہری مشابہت کی وجہ سے حیض نہیں کہا جاسکتا۔

فریق اول کی دوسری دلیل: (أن المراة اذا رأت الدم إنها لا تصلى)

بھی حمل کے باب میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ حضرت عائشہؓ اس حدیث کی راوی ہیں اور آپؓ کا فتویٰ یہی تھا کہ حمل میں جاری ہونے والا خون حیض نہیں ہوتا۔ یہ درست ہے کہ آپؓ بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق رحم سے ایک قسم کا خون جاری ہونے کی صورت میں ترک صلوٰۃ کا حکم دیتی تھیں لیکن عورت کے ترک صلوٰۃ کا سبب ہمیشہ حیض نہیں ہوتا۔ ممکن ہے کہ حضرت عائشہؓ حاملہ کے جاری ہونے والے خون کو قبل از وقت نفاس کا خون سمجھتی ہوں۔ کوئی ایسا سبب ان کے نزدیک ضرور رہا ہے جس کی وجہ سے وہ حاملہ عورت کے جسم سے جاری ہونے والے خون کو حیض نہیں سمجھتی تھیں۔ ابن قدامہؒ نے المغنی میں حضرت عائشہؓ کی روایت اور ان کے فتوے میں تطبیق کی ایک توجیہ اس طرح کی ہے کہ ولادت کے قریب جاری ہونے والے خون کو اہل علم نفاس میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کا حالت حمل میں خون جاری ہونے میں نماز چھوڑنے کا قول نفاس پر محمول کیا جائے گا۔

فریقین کی آراء پیش کرنے کے بعد راجح قول یہ ہے کہ حالت حمل میں رحم سے جاری ہونے والا خون، حیض کا حکم نہیں رکھتا۔ طبی اصطلاح میں ایسے خون کو دمِ کاذب (جھوٹا خون) کہا جاتا ہے۔ عورت کے رحم سے خارج ہونے والے خون کے متعدد اسباب ہوتے ہیں۔ حیض کی مشابہت ہمیشہ حیض کا حکم نہیں رکھتی۔ اِس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ اَیام حمل میں رحم سے جاری ہونے والا خون جب حیض میں شمار نہیں ہوگا تو عورت طُھر (پاکی) کی حالت میں ہے۔ بنابریں وہ تمام نمازیں اپنے وقت پر ادا کرے گی جب تک کوئی اور ایسا سبب نہ ہو جو دوسرے حکم کا متقاضی ہو۔

(جاری ہے)

□□□□□